

شرح :- اے محبوب! تیرے لبوں میں کتنی مٹھاس ہے کہ رقیب کو تو نے برابر گالیاں دیں، مگر انھیں کھا کے بھی وہ بے لطف، رنجیدہ اور ناخوش نہ ہوا۔ یہ اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ تیرے ہونٹوں کی شیرینی نے گالیوں میں بھی اتنی مٹھاس پیدا کر دی، ان میں ذرا بھی تلخی باقی نہ رہی۔

شعر کا یہ پہلو بہ طور خاص قابلِ توجہ ہے کہ لب محبوب کی شیرینی کے باعث گالیاں رقیب کے لیے میٹھی بن گئیں، حالانکہ شاعروں کے مسلمات کے مطابق رقیب سچا عاشق نہیں ہوتا۔ جو ہونٹ جھوٹے عاشقوں کے نزدیک اتنے شیریں ہیں، اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ سچے عاشقوں کے لیے کیا ہوں گے۔

۵۔ شرح :- مشہور ہے کہ محبوب میرے گھر آ رہا ہے، لیکن میری بے سامانی کا یہ عالم ہے کہ بوریا تک پاس نہیں، جسے بچھا کر اسے بٹھا سکتا اور بے سامانی کی یہ کیفیت اسی روز ہوئی، جب محبوب کے آنے کی خبر گرم تھی۔

۶۔ لغات۔ نمرود : زمانہ قدیم کا ایک بادشاہ، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا۔

بندگی : عبودیت۔ بندہ ہونا۔

شرح :- خواجہ حالی اس شعر کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں : کتا ہے میری بندگی کیا نمرود کی خدائی تھی کہ اس سے مجھ کو سوا نقصان کے کچھ فائدہ نہ پہنچا؟ یہاں بندگی سے مراد عبادت نہیں، بلکہ عبودیت ہے۔ بندگی پر نمرود کی خدائی کا اطلاق کرنا بالکل نئی بات ہے۔

اس شعر کی تعبیریں کئی ہو سکتی ہیں، مثلاً :

۱۔ خواجہ حالی کی تشریح کے مطابق ”وہ“ کا اشارہ بندگی کی طرف ہے، یعنی کیا میری بندگی نمرود کی خدائی تھی کہ اس سے مجھے کوئی فائدہ نہ پہنچا، صرف نقصان پہنچا؟

۲۔ ”وہ“ کا اشارہ خدائی کی طرف سمجھا جائے، یعنی میں جس خدائی میں بندگی کرتا